بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جہات

تخریب کاری

مدیر مسئول

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم - اما بعد

یوں تو جب سے روسی افواج افغانستان میں جارحانہ انداز میں داخل ہوئی ہیں روس کے اشارے پر افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت پاکستان کے شمال مغربی سرحدی علاقے میں تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ جس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں اور ہنستے بستے بازار اور گاؤں مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ کرائے کے روسی ایجنٹ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں تخریبی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب کہ اس صوبے میں تخریب کاری نہ ہوتی ہو۔ یا افغانستان کے ہوائی جہاز بمباری نہ کرتے ہوں۔ ان تمام اقدامات کا مقصد صرف یہ ہے کہ پاکستان کو روسی پالیسی کے سامنے جھکا دیا جائے اور حالات سے مجبور ہو کر پاکستان افغانستان میں روس کے غاصبانہ تسلط کو تسلیم کرے۔

جو پاکستان کے منصفانہ موقف اور اسلامی ممالک کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے فیصلے کے قطعاً منافی ہے۔ دراصل افغانستان میں اپنی فوجوں کو داخل کرتے وقت روس نے جو امیدیں باندھی تھیں وہ ساری کی ساری ملیامیٹ ہو گئیں ہیں۔ تاجکستان ازبکستان بخارا اور سمرقند کو ہڑپ کرنے کے بعد روس نے یہ سمجھا تھا کہ آسانی سے افغانستان پر اپنا تسلط جمالے گا۔ لیکن وہ اس حقیقت سے بے خبر تھا کہ افغان عوام لقمہ تر نہیں ہیں اور وہ آخری دم تک اشتراکی استبداد کے مقابلے میں باوجود تمام تر بے سرو سامانی کے چٹان کی طرح ڈٹ جائیں گے چنانچہ آٹھ سال کی مسلسل جارحیت بمباری اور آتش و آہن کی بارش کے باوجود وہ افغان عوام کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ پاکستان کا موقف واضح ہے کہ وہ افغان مہاجرین کو انسانی اور اسلامی تقاضوں کے ماتحت پناہ دینے پر مجبور ہے۔

اور اس وقت تک افغان عوام اپنے ملک واپس نہیں جا سکتے جب تک اس فیصلے کا آبرومندانہ تصفیہ نہیں ہو جاتا ۔ یہ دیکھ کر کابل انتظامیہ نے اپنے موجودہ مربی کے اشارے پر مہاجرین کے روپ میں تربیت یافتہ تخریب کاروں کو پاکستان میں داخل کر دیا ۔ جو صوبہ سرحد اور بلوچستان میں آئے دن تخریب کاری کرتے رہتے ہیں ۔ کبھی ریل گاڑی کو اڑانے کی کوشش کی جاتی ہے کبھی بھرے بازار میں بم کا دھماکہ کیا جا رہا ہے اور مقصود وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ پاکستان کے وہ عناصر جو قیام پاکستان ہی کے مخالف تھے اس وقت بہت فعال ہیں اور چاہتے ہیں کہ جس طرح افغانستان پر روس کا تسلط قائم ہوا ہے اسی طرح پاکستان بھی اس کے زیر سایہ آجائے ۔ اس مملکت کی اسلامی اساس ختم ہو جائے اور اشتراکی نظام اپنی تمام تر قہرمانیوں کے ساتھ پاکستان میں قائم ہو جائے ۔

ایک طرف تو وہ روس سے یہ کہتے ہیں کہ تم تخریب کاری میں اضافہ کرتے رہو اور دوسری طرف حکومت پاکستان کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کابل انتظامیہ کو تسلیم کرے ۔ اس طرح روسی افواج درۂ خیبر پر آکر بیٹھ جائیں ۔ تاہم اللہ کے فضل و کرم سے افغان عوام سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جسطرح امریکہ ویتنام میں پھنس گیا تھا اسی طرح روس افغانستان میں پھنس گیا ہے ۔ اور روسی افواج بھی یہ سمجھ رہی ہیں کہ ان کی جنگ بے مقصد ہے ان حالات سے مجبور ہو کر روسی انتظامیہ یہ چاہ رہی ہے کہ باعزت طور پر اپنی افواج کو افغانستان سے نکال لے ۔ مسئلہ صرف افواج کی واپسی کے ٹائم ٹیبل کا ہے چونکہ روس یہ چاہتا ہے کہ پاکستان کو اپنی شرائط پر جھکا دے ۔

اس لیے تیزی سے تخریب کاری ہو رہی ہے ۔ ادھر روس پر بین الاقوامی دباؤ بھی بڑھتا جا رہا ہے اور اندرون روس بھی بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے جو فال نیک ہے پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی ہر دو اعتبار سے نہائت خطرناک اور پریشان کن حالات سے دوچار ہے ۔

تخریب کاری کا دائرہ بھی وسیع ہوتا جا رہا ہے ۔ صوبہ سرحد سے گزر کر اب تخریبی کارروائیاں پنجاب میں بھی شروع ہو چکی ہیں جس کا ایک مظاہرہ راولپنڈی کے ایک بھرے بازار میں بم کے دھماکے سے ہوا ہے اور ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ ۲۳ مارچ کو لاہور کے قلعہ چھمن سنگھ میں جمعیت اہلحدیث کے ایک جلسے میں ایک خوفناک دھماکے کی صورت میں ہوا جس میں سو کے قریب آدمی زخمی ہوئے اور گیارہ آدمی شہید ۔ اسی دھماکے میں جمعیت کے جنرل سیکرٹری علامہ احسان الٰہی ظہیر بھی شدید زخمی ہوئے پھر انہیں ریاض لے جایا گیا جہاں وہ جانبر نہ ہو سکے اور تیس ۳۰ مارچ کو

سعودی عرب سے خبر ملی کہ وہ بھی قافلہ شہداء سے جا ملے ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم کی شخصیت کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انہیں عصری علوم میں بھی مہارت تامہ بخشی تھی وہ قلم اور زبان کے دھنی تھے اور جو کچھ کہتے جذبۂ صادق کے ساتھ کہتے وہ اہل باطل کے لیے تیغ بے نیام تھے برسہا برس کے بعد پاکستان نے ایک ایسی جامع شخصیت کو جنم دیا تھا ان کی وفات صرف مسلک اہلحدیث سے تعلق رکھنے والوں کے لیے ہی سانحۂ عظیم نہیں ہے

بلکہ ان تمام لوگوں کے لیے جو پاکستان میں اسلام کی سربلندی کے خواہاں ہیں ان کی شہادت ایک جانکاہ واقعہ ہے اور اس پر جتنا بھی صدمے کا اظہار کیا جائے کم ہے ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم سے ان کے بعض نظریات میں اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن ان کی عظمت علمی صلاحیت زور بیان اور زور قلم کا انکار کرنا کم نگاہی اور کورچشمی ہے ۔ ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر کا ایک مشن تھا ۔ جسے کسی حد تک ان کی شہادت سے نقصان پہنچا ہے تاہم سفر جاری رہنا چاہیے ۔

اگر چراغ حقیقت کو گل کیا تم نے
تو موج دود سے صد آفتاب ابھریں گے

حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب نے اس واقعہ میں ملوث مجرموں کا پتہ لگانے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کا وعدہ کر رکھا ہے ۔ لیکن تادم تحریر کوئی خاص پیش رفت نظر نہیں آتی ۔ جو افسوسناک ہے عوام کی جان و مال کو تحفظ فراہم کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے اگر خدانخواستہ حکومت اس معاملے میں ناکام ہو جائے تو حکومت پر سے عوام کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے ۔ ہم حکومت پنجاب کے سربراہ جناب نواز شریف اور وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کر کے عوام کے اعتماد کو بحال کریں گے ۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر کا نقصان کوئی ایسا نقصان نہیں ہے جسے بھلایا جا سکے یہ بہت بڑا نقصان ہے اور پاکستان کے ہر سنجیدہ شخص کے دل کی یہ آرزو ہے کہ ان کے قاتلوں کو بے نقاب کیا جائے ۔ جمعیت اہلحدیث کے ارکان بجا طور پر غمزدہ اور بے چین ہیں اور ہمیں ان کے غم اور بے چینی

کا پورا پورا احساس بھی ہے تاہم ہم اپنے بھائیوں سے یہ عرض کریں گے کہ ردعمل میں انہیں کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو اور قومی املاک کو نقصان پہنچے۔ کیونکہ اگر علامہ زندہ ہوتے تو وہ خود اس چیز کو پسند نہ فرماتے۔ یہ وقت اہل پاکستان کے لیے بڑا ہی کٹھن وقت ہے۔ لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ قوم پوری طرح بیدار رہے۔ اور تخریب کاروں کو پکڑنے میں حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کرے۔

ہماری یہ اسمبلیاں یہ سیاسی جماعتیں یہ مادی ترقیاں یہ فیکٹریاں یہ کارخانے یہ مسجدیں اور مدرسے یہ کالج اور یونیورسٹیاں اسی وقت تک ہیں جب تک ہم آزاد اور خودمختار قوم کی حیثیت سے باقی ہیں۔

اگر خدانخواستہ ہماری اس مملکت کو نقصان پہنچ گیا تو یہ جمی جمائی محفل اور رنگ و تازِ حیات افسانۂ ماضی بن جائیں گی اور دشمن (خدانخواستہ) ہمارا نام و نشان مٹا دے گا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ساری قوم اپنے تمام تر سیاسی، نظریاتی مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو پس پشت ڈال کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح دشمنوں کے مقابلے میں کھڑی ہو جائے۔

اور یہ ثابت کر دے کہ ہم نے جس جذبے سے پاکستان بنایا تھا وہ جذبہ ابھی بھی ہمارے دلوں میں موجزن ہے اور جلد یا بدیر انشاءاللہ العزیز ہم پاکستان کو ایک صحیح اسلامی مملکت اور اسلام کا قلعہ بنا کر رہیں گے۔ ہمیں پاکستان کے دشمنوں کو یہ بتا دینا ہوگا کہ اول و آخر ہم ایک ہیں ایک خدا ایک رسول ایک قرآن اور ایک قبلہ کے ماننے والے۔ ہمارے درمیان جو بھی اختلافات نظر آ رہے ہیں یہ سب جزوی اور فروعی ہیں۔ جوہری اور بنیادی اختلاف ہمارے درمیان کوئی نہیں ہے۔ وہ تمام لوگ جو فرقہ واریت صوبائیت لسانیت اور علاقائیت کا پرچار کر کے پاکستانی ملت کو انتشار تشتت کا شکار بنانا چاہتے ہیں وہ جان لیں کہ انشاءاللہ العزیز وہ اپنے مکروہ مقاصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ۔

اعتذار

سہ ماہی منہاج چونکہ ایک علمی اور تحقیقی رسالہ ہے اس لیے اس کے مضامین کی چھان پھٹک

اور معیاری مقالات کی تیاری میں اکثر تاخیر ہو جاتی ہے مگر سال گذشتہ سے یہ سہ ماہی کاتب صاحب کے لائے ہوئے بحران میں شدت سے گرفتار ہے مثلاً وہ غیر مطبوعہ مواد لے کر لاپتہ ہو گئے دو ماہ کی تگ و دو کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کسی روزنامہ میں راولپنڈی میں ملازمت کر رہے ہیں بندۂ خدا نے نہ مواد واپس کیا اور نہ کوئی اطلاع دی اس طرح غیر ضروری طور پر تاخیر ہوتی چلی گئی اب صورت حال یہ ہے کہ یہ پرچہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اکتوبر ۱۹۸۶ء کا پرچہ ہے اس سے آپ اندازہ لگا لیں کہ پرچہ ایک کاتب کی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی وجہ سے کس دشواری کا شکار ہے تاہم اب ہم اسکے نظم کو بہتر بنا رہے ہیں جنوری اور اپریل کے پرچے قدرے لیٹ ہونگے مگر امید ہے کہ انشاءاللہ آئندہ شمارے بر وقت شائع ہونگے اس تاخیر اور بدنظمی کے باعث ہمارے قارئین کرام کو جو کلفت اٹھانی پڑی اس کے لیے ادارہ معذرت خواہ ہے ۔